(S_1997_6_153_160)

سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 6 ایس سی آر

آر۔کے۔کرشنا کمار

بنام

ریاست آسام اور دیگران

3 دسمبر 1997

(ایم۔کے۔مکھرجی اور کے۔ٹی۔تھامس، جسٹسز)

فوجداری قانون:

مجموعہ ضابطہ فوجداری،:1973 دفعہ 438۔

پیشگی ضمانت-غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ اور ضابطہ تعزیراتی کے تحت- بخشنا۔ایک کمپنی کے افسران نے غیر قانونی ایسوسی ایشن کے کچھ رہنماوں سے ملاقات کی، تاوان کے مطالبات سمیت ان کے مختلف مطالبات کے سلسلے میں ان سے بات چیت کی-کیس ڈائری نے انکشاف کیا کہ کمپنی نے مذکورہ غیر قانونی ایسوسی ایشن کو مالی اعانت فراہم کی تھی اور افسران کا اس طرح کی فنڈنگ میں کردار تھا-منعقد: ایسے حالات میں، افسران کے خلاف دفعہ 10 کے تحت ایک اولین مقدمہ بنایا گیا، اس میں، انہوں نے مذکورہ غیر قانونی ایسوسی ایشن کی کارروائیوں میں مدد کی لیکن اس کی دفعہ 13 کے تحت یا تعزیرات ضابطہ کے تحت نہیں-لہذا، پیشگی ضمانت دینے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ہے کیونکہ جرم وسیع تر دفعہ 10 قابل ضمانت ہے-غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ، 1967، دفعہ 10 اور 13-تعزیرات ضابطہ، 1860، دفعات 120-بی، 121، 121-اے اور 122۔

دفعہ 438-پیشگی ضمانت-منظور: اگر جرم قابل ضمانت ہو تو اس کا اطلاق نہیں ہوتا۔

اپیل کنندگان ایک کمپنی کے افسران تھے اور انہوں نے ایک غیر قانونی ایسوسی ایشن کے کچھ رہنماؤں سے ملاقات کی، تاوان کے مطالبات اور ہسپتال اور ہوٹل کے بلوں کی ادائیگی سمیت ان کے مطالبات کے سلسلے میں ان سے بات چیت کی۔ تفتیشی کارروائی کی کیس ڈائری میں انکشاف ہوا تھا کہ کمپنی نے مذکورہ غیر قانونی ایسوسی ایشن کو مالی اعانت فراہم کی تھی اور اپیل گزاروں کا اس طرح کی فنڈنگ میں کردار تھا۔ ان حقائق کی بنیاد پر پولیس نے اپیل گزاروں کے خلاف تعزیرات ہند 1860 کی دفعہ 120-بی، 121-121-اے اور 122 اور غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ 1967 کی دفعہ 10 اور 13 کے تحت مقدمہ درج کیا۔

اپیل گزاروں نے خدشہ ظاہر کیا کہ انہیں مذکورہ کیس کے سلسلے میں گرفتار کیا جا سکتا ہے اور اس لیے انہوں نے مجموعہ ضابطہ فوجداری 1973 کی دفعہ 438 کے تحت بمبئی عدالت عالیہ کے سامنے پیشگی ضمانت کے لیے درخواستیں دائر کیں۔ ان درخواستوں کو بمبئی عدالت عالیہ نے منظور کیا تھا۔ مدعاعلیہ سے ناراض ہونے کی وجہ سے ریاست نے اس عدالت سامنے اپیل کو ترجیح دی۔ اس عدالت نے بمبئی عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا کیونکہ اسے یک طرفہ طور پر منظور کیا گیا تھا اور پیشگی ضمانت کی درخواستوں کو گوہاٹی عدالت عالیہ میں منتقل کر دیا گیا تھا۔ تاہم گوہاٹی عدالت عالیہ نے ان درخواستوں کو مسترد کر دیا۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کو نمٹاتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد۔1: جب تحقیقات کے دوران جمع کردہ مواد کا تعزیرات ضابطہ، 1860 اور غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ، 1967 توضیعات کی روشنی میں فیصلہ کیا جاتا ہے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپیل گزاروں کے خلاف ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت پہلی نظر میں مقدمہ بناتے ہیں، اس میں انہوں نے عطیات کے بذریعے اور دوسرے طریقوں سے بھی غیر قانونی ایسوسی ایشن کی کارروائیوں میں مدد کی ہے۔ تاہم، جب اپیل گزاروں کے خلاف لگائے گئے ان مادی الزامات کو ایکٹ کے تحت تصور کی گئی 'غیر قانونی سرگرمیوں' کے طور پر سمجھا جاتا ہے تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ایکٹ کی دفعہ 13 کے تحت کسی جرم کے ذمہ دار ہیں،

پینل کوڈ کے تحت جرائم کے تحت بہت کم۔ نتیجتاً، مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 کی دفعہ 438 کے تحت اپیل گزاروں کو پیشگی ضمانت دینے کا سوال پیدا نہیں ہوسکتا اور نہ ہی ہوتا ہے، کیونکہ ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت جرم قابل ضمانت ہے؛ اور سابقہ کے تحت ہدایت صرف ناقابل ضمانت جرم کے سلسلے میں جاری کی جا سکتی ہے۔[A–160 ؛1S9-F-H]

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار فیصلہ: فوجداری اپیل نمبر 1157 آف 1997 وغیرہ وغیرہ۔

1997 کے ایس۔سی۔اے۔نمبر 60 میں آسام عدالت عالیہ کے 97ویں تاریخ کے فیصلے اور حکم سے۔

سولی جسٹس سوراب‌جی، شانتی بھوشن، ارون جیٹلی مہیش جیٹھملانی، اروند کمار، اپمانیو ہزاریکا، آر۔این۔ کرنجاوالا، محترمہ نندنی گور، محترمہ ایم۔ کرنجاوالا، وکلاء اپیل گزاروں کے لیے ان کے ساتھ۔

جواب دہندگان کے لیے میسرز جین ہنساریا اینڈ کمپنی کے لیے کے۔ٹی۔ایس۔تلسی، سنیل جین، وجے ہنساریا، وکاس پوہا۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

ایم۔کے۔مکھرجی، جسٹس۔ان تمام درخواستوں میں منظوری دی گئی۔فریقین کے لیے قابل وکیل کو سنیں۔

2۔ سپرانٹنڈنٹ آف پولیس، اسپیشل آپریشن یونٹ (ایس او یو)، آسام کی طرف سے درج کی گئی ابتدائی اطلاعی رپورٹ (ایف آئی آر) پر، ایس او یو پولیس اسٹیشن مجموعہ تعزیرات ہند 120-بی، 121، 121-اے اور 122 اور غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ، 1967 (مختصر طور پر 'ایکٹ') کی دفعہ 10 اور 13 کے تحت مقدمہ درج کیا۔ایف آئی آر ریاست آسام کے مختلف حصوں سے یونائیٹڈ لبریشن

فرنٹ آف آسام (الفا) سمیت کچھ عسکریت پسند تنظیموں کی جانشینی سرگرمیوں کے حوالے سے جمع کی گئی رپورٹوں پر مبنی تھا۔اس معاملے کے سلسلے میں تین الفا کارکنوں کو پولیس نے 23 اگست 1997 کو ممبئی ہوائی اڈے پر گرفتار کیا تھا۔ یہ الزام لگایا گیا ہے کہ ان کی پوچھ گچھ سے پتہ چلا ہے کہ ان کے ہوٹل کے بل اور ان میں سے ایک کا طبی بل، یعنی مسز پرانتی ڈیکا، جسے بچے کی پیدائش کے لیے ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا، ٹاٹا ٹی کمپنی لمیٹڈ (مختصر طور پر 'کمپنی') نے کمپنی کے جنرل منیجر سمشر سنگھ ڈوگرا کی ہدایات کے تحت برداشت کیا تھا۔ کچھ دنوں بعد، ملک بھر میں گردش کرنے والے مختلف اخبارات میں ایک رپورٹ شائع ہوئی جس میں ڈائریکٹر جنرل آف پولیس، آسام کی طرف سے منعقدہ ایک پریس کانفرنس کے بارے میں بتایا گیا کہ کمپنی نے نہ صرف الفا کے اعلی عسکریت پسندوں کے ذاتی بلوں کی ادائیگی کی تھی بلکہ مختلف مواقع پر الفا کو کئی لاکھ روپے کی رقم بھی ادا کی تھی۔ رپورٹ پر غور کرنے پر بالترتیب کمپنی کے منیجنگ ڈائریکٹر، ایگزیکٹو ڈائریکٹر اور کنسلٹنٹ شری آر کے کرشنا کمار، شری ایس کدوائی اور شری کے سریدھر (ہمارے سامنے تین اپیل گزار) نے شبہ ظاہر کیا کہ انہیں مذکورہ کیس کے سلسلے میں گرفتار کیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے کوڈ آف کرمنل پروسیجر کی دفعہ 438 کے تحت بمبئی عدالت عالیہ کے سامنے الگ الگ درخواستیں دائر کیں جن میں درخواست کی گئی کہ آسام کے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس کے کہنے پر ان کی گرفتاری کی صورت میں انہیں فوری طور پر رہا کرنے کی ہدایت کی جا سکتی ہے۔ مذکورہ کیس، یا کوئی اور کیس جو الفا عسکریت پسندوں کی مالی اعانت کے الزامات سے متعلق دائر کیا جا سکتا ہے۔ ان کی درخواست کو بمبئی ہائی کورٹ نے منظور کیا اور اس سے ناراض ریاست آسام نے خصوصی چھٹی حاصل کرنے کے بعد اس عدالت میں اپیلوں کو ترجیح دی۔ اس عدالت نے بمبئی عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا کیونکہ اسے ایک طرف سے منظور کیا گیا تھا اور اپیل گزاروں کی طرف سے دائر پیشگی ضمانت کی درخواستوں کو گوہاٹی عدالت عالیہ میں ڈویژن بنچ کے ذریعے نمٹانے کے لیے منتقل کر دیا گیا تھا۔ تاہم، اس عدالت نے اپیل گزاروں کو بمبئی عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی پیشگی ضمانت پر 7 نومبر 1997 تک جاری رہنے کی اجازت دی۔ مذکورہ ہدایت کے مطابق پیشگی ضمانت کی درخواستوں کی سماعت 7 نومبر 1997 کو گوہاٹی عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے کی اور اپیل گزاروں کی درخواست کو مسترد کر دیا گیا۔ اس لیے یہ اپیلیں ان کے کہنے پر کی جاتی ہیں۔

3۔ مختصر بیان میں، اپیل گزاروں کا مقدمہ، جیسا کہ اس عدالت سامنے دائر حلف نامے (اور اس کے ضمیمہ) سے نکالا جا سکتا ہے، مندرجہ ذیل ہے :

(ا) کمپنی ریاست آسام میں 21 چائے باغات کی مالک ہے اور اس کے رول پر 21,000 ملازمین ہیں۔ یہ کمپنی الفا سمیت عسکریت پسند تنظیموں کے ذریعے بھتہ خوری، قتل اور اغوا کا نشانہ بنی رہی ہے۔ ماضی میں کمپنی کے ملازمین کو ڈرانے دھمکانے اور اس سے تاوان کا مطالبہ کرنے کی کئی کوششیں کی گئی تھیں۔ سال 993 میں، گوہاٹی میں تعینات کمپنی کے ایک سینئر ایگزیکٹو، مسٹر بی بوردولی کو ان عسکریت پسند تنظیموں میں سے ایک نے پکڑ لیا اور گیارہ ماہ کی مدت کے لیے حراست میں رکھا گیا۔ اگرچہ کمپنی پر عوام اور خاص طور پر مسٹر بوردولی کے خاندان کی طرف سے دباو ڈالا گیا تھا کہ وہ عسکریت پسند تنظیم کی طرف سے اس کی رہائی کے لیے مانگی گئی تاوان ادا کرے لیکن اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ بعد میں الفا نے بار بار کمپنی سے اس کی ملکیت والے ہر چائے کے باغ، واکی ٹاکی سیٹ وغیرہ کے لیے ٹیکس کی شکل میں کئی مطالبات کیے۔ ایسے ہر موقع پر کمپنی ذاتی طور پر اپنے افسران کے بذریعے یا خطوط کے بذریعے مرکزی حکومت کے مناسب حکام کے نوٹس میں مطالبات لاتی تھی اور مرکزی حکومت نے کمپنی کو اپنے انٹیلی جنس بیورو سے رابطہ کیا تھا۔

(ب) کمپنی کے مطابق یہ سنٹرل انٹیلی جنس ایجنسی تھی جس نے اسے مشورہ دیا کہ وہ عسکریت پسندوں کے ساتھ بات چیت جاری رکھے لیکن انہیں تاوان/تحفظ کی رقم ادا نہ کرے۔ اگرچہ کمپنی نے اصرار کیا کہ وہ عسکریت پسندوں کو غیر قانونی رقم کی کوئی ادائیگی نہیں کرے گی لیکن اس نے آسام کے لوگوں کے لیے کئی سماجی اور سماجی بہبود کی اسکیمیں وضع کیں۔ کمپنی کا دعوی ہے کہ عسکریت پسند تنظیموں کے ساتھ تمام مذاکرات مرکزی حکومت کی ایجنسیوں کے علم اور رہنمائی کے ساتھ ہوئے۔

(ج) یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ کمپنی نے الفا کے ساتھ بات چیت کی، کہ اس کے کچھ افسران نے اپنے مطالبات کے سلسلے میں بنکاک میں اس تنظیم کے کچھ رہنماوں سے ملاقات کی، اور یہ کہ اس نے ممبئی میں اپنے اراکین کے ہسپتال کے بل اور ہوٹل کے بلوں کی ادائیگی کی، اس نے کہا کہ کمپنی اور اس کے چائے کے باغات کے ملازمین کے وسیع تر مفادات کے تحفظ کے لیے، وہ تنظیم کے کچھ مطالبات ماننے پر مجبور تھی۔ تاہم کمپنی نے الفا یا کسی دوسری عسکریت پسند تنظیم کو تاوان ادا کرنے سے صاف انکار کیا۔

4۔ مذکورہ بالا حقائق اور حالات کی بنیاد پر کمپنی کی طرف سے پیش ہوئے مسٹر شانتی بھوشن نے دلیل دی کہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کمپنی کے کسی افسر نے کوئی جرم کیا ہے، ان کے خلاف مبینہ جرائم سے کہیں کم۔

5۔ مدعا علیہ ریاست آسام کی طرف سے پیش ہوئے مسٹر تلسی نے تاہم کمپنی کے دلائل کی تردید کی اور کہا کہ تحقیقات میں کمپنی کے متعدد افسران بشمول اپیل کنندگان کے الفا اور دیگر عسکریت پسند تنظیموں کی غیر قانونی اور غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا انکشاف ہوا ہے اور اس لیے اپیل کنندگان کو پیشگی ضمانت نہیں دی جانی چاہیے۔ مسٹر تلسی نے مزید کہا کہ تفتیشی ایجنسی کو حراست میں اپیل گزاروں سے پوچھ گچھ کرنے کا موقع دینے سے انکار، تفتیشی ایجنسی کے پاس دستیاب معلومات کے ساتھ ان کا مقابلہ کرنا، دہشت گردوں کے ٹھکانوں پر چھاپے مار کر اور تلاشی لے کر پوچھ گچھ کے بذریعے حاصل ہونے والی معلومات کے مطابق ان کا بیان حاصل کرنا، تفتیشی ایجنسی کو قانون کے معنی میں 'غیر قانونی سرگرمیوں' میں ٹاٹا ٹی کمپنی کے ملازمین کے ملوث ہونے کی حد اور انداز کا پتہ لگانے میں سنگین رکاوٹ کا باعث بنا ہے۔ اپنے تنازعات کو گھر لانے کے لیے مسٹر تلسی نے دفعہ 172 فوجداری طریقہ کار کے تحت تیار اور برقرار رکھی گئی کیس ڈائری ہمارے حوالے کر دی۔

6۔ کیس ڈائری کے محتاط مشاہدے سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ کمپنی کے کچھ افسران نے بھارت کے اندر اور باہر الفا کے اعلیٰ رہنماؤں سے ملاقات کی تھی جس میں ان کے درمیان مؤخر الذکر کے مختلف مطالبات پر بات چیت ہوئی تھی اور کمپنی نے ان میں سے کچھ مطالبات کو قبول کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ تحقیقات میں مزید انکشاف ہوا ہے کہ کمپنی نے تنظیم کو مالی اعانت فراہم کی ہے اور اپیل گزاروں کا اس میں کردار تھا۔

7۔ تحقیقات کے دوران جمع کیے گئے مذکورہ بالا مواد کی بنیاد پر، اب یہ دیکھنا ہے کہ آیا اپیل گزاروں نے ان جرائم کا ارتکاب کیا ہے جن کے لیے انہیں ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔ سب سے پہلے ہندوستانی تعزیرات مجموعہ تعزیرات بھارت 120-بی کے تحت جرائم کا تعلق کسی بھی جرم کے ارتکاب کی مجرمانہ سازش سے ہے اور دفعہ 121، 121-اے اور 122 خاص طور پر ریاست کے خلاف جرائم سے متعلق ہیں۔ جبکہ دفعہ 121 حکومت بھارت کے خلاف جنگ چھیڑنے میں ملوث افراد کو سزا فراہم کرتی ہے، دیگر دو دفعات بالترتیب سازش اور اسلحہ وغیرہ جمع کر کے اس طرح کے جرم کا ارتکاب کرنے کی تیاری سے متعلق ہیں۔

8۔ ایکٹ کے دفعہ 10 اور 13 کے تحت تصور کردہ جرائم کی نوعیت کا پتہ لگانے کے لیے، پہلے ایکٹ کے دفعہ 2 (ایف) میں 'غیر قانونی سرگرمی' کی تعریف کا حوالہ دینا ضروری ہوگا جو کہ درج ذیل ہے :

'' کسی فرد یا انجمن کے سلسلے میں 'غیر قانونی سرگرمی' کا مطلب ہے اس طرح کے فرد یا انجمن کی طرف سے کی گئی کوئی کارروائی (چاہے وہ کسی عمل کا ارتکاب کر کے ہو یا الفاظ کے ذریعے، بولی یا لکھی ہوئی، یا نشانیوں کے ذریعے یا میری نمائندگی کے ذریعے یا دوسری صورت میں)۔

(i) جس کا بھارت کے علاقے کے کسی حصے کو یونین سے الگ کرنے یا بھارت کے علاقے کے کسی حصے کو یونین سے الگ کرنے کا ارادہ ہے، یا جو کسی بھی دعوے کی حمایت کرتا ہے، یا جو کسی فرد یا افراد کے گروپ کو اس طرح کی حوالگی یا علیحدگی لانے کے لیے اکساتا ہے۔

(ب) جو ہندوستان کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کو مسترد کرتا ہے، سوال کرتا ہے، خلل ڈالتا ہے یا اس میں خلل ڈالنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

'دفعہ 2 (جی) میں 'غیر قانونی ایسوسی ایشن' کی تعریف کسی بھی ایسوسی ایشن سے کی گئی ہے:

'' (i) جس کا مقصد کوئی غیر قانونی سرگرمی ہے، یا جو کسی غیر قانونی سرگرمی کو انجام دینے کے لیے افراد کی حوصلہ افزائی یا مدد کرتا ہے، یا جس میں اراکین ایسی سرگرمی کرتے ہیں؛ یا

(2) جس کا مقصد کوئی ایسی سرگرمی ہے جو مجموعہ تعزیرات ہند، 1860 (45 آف 1860) کی دفعہ 153-اے یا دفعہ 153-بی کے تحت قابل سزا ہو، یا جو افراد کو ایسی کوئی سرگرمی کرنے کی ترغیب دیتی ہو یا مدد کرتی ہو، یا جس میں اراکین ایسی کوئی سرگرمی کرتے ہوں:

بشرطیکہ ذیلی شق (ii) میں شامل کچھ بھی ریاست جموں وکشمیر پر لاگو نہیں ہوگا۔

9۔ دفعہ 10 میں کہا گیا ہے کہ جو کوئی بھی دفعہ 3 کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن کے ذریعے غیر قانونی قرار دی گئی ایسوسی ایشن کا رکن ہے اور رہے گا جو اس دفعہ کے ذیلید فعہ (3) کے تحت موثر ہو گیا ہے، یا ایسی کسی غیر قانونی ایسوسی ایشن کے اجلاسوں میں حصہ لیتا ہے، یا اس طرح کی کسی غیر قانونی ایسوسی ایشن کے مقصد کے لیے کوئی حصہ ڈالتا ہے، یا وصول کرتا ہے یا درخواست کرتا ہے یا کسی بھی طرح سے ایسی کسی غیر قانونی ایسوسی ایشن کے آپریشن میں مدد کرتا ہے تو اسے قید کی سزا دی جائے گی جس کی مدت دو سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی ذمہ دار ہو گا۔

.10 دفعہ 13 'غیر قانونی سرگرمیوں' کی سزا کے بارے میں بات کرتی ہے اور یہ مندرجہ ذیل ہے :

"(1) جو بھی ہو-

(a) حصہ لیتا ہے یا انجام دیتا ہے، یا

(ب) کمیشن کی وکالت، مدد، مشورہ یا حوصلہ افزائی کرتا ہے،

کوئی بھی غیر قانونی سرگرمی، سات سال تک کی مدت کے لیے قید کی سزا کے قابل ہو گی، اور جرمانے کا بھی ذمہ دار ہو گا۔

(2) جو کوئی بھی، کسی بھی طرح سے، کسی بھی ایسوسی ایشن کی کسی بھی غیر قانونی سرگرمی میں مدد کرتا ہے، جسے دفعہ 3 کے تحت غیر قانونی قرار دیا گیا ہے، اس نوٹیفکیشن کے بعد جس کے ذریعے اسے اس دفعہ کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت نافذ العمل قرار دیا گیا ہے، اسے قید کی سزا دی جائے گی جس کی مدت پانچ سال تک ہو سکتی ہے، یا جرمانہ، یا دونوں کے ساتھ۔

(4) اس دفعہ میں کچھ بھی حکومت بھارت اور کسی دوسرے ملک کی حکومت کے درمیان کیے گئے کسی قرارداد، قرارداد یا کنونشن یا حکومت بھارت کی طرف سے اس سلسلے میں مجاز کسی شخص کے ذریعے کیے گئے کسی بھی مذاکرات پر لاگو نہیں ہو گا۔

11۔ جب تحقیقات کے دوران جمع کیے گئے مواد کا فیصلہ مجموعہ تعزیرات بھارت اور قانون کی مذکورہ بالا توضیعات روشنی میں کیا جاتا ہے، تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپیل گزاروں کے خلاف قانون کی دفعہ 10 کے تحت پہلی نظر میں مقدمہ بناتے ہیں، اس میں انہوں نے عطیات کے بذریعے اور دیگر طریقوں سے بھی الفا (جسے قانون کی دفعہ 3 کے تحت غیر قانونی انجمن قرار دیا گیا ہے) کی کارروائیوں میں مدد کی ہے۔ تاہم، جب اپیل گزاروں کے خلاف لگائے گئے ان مادی الزامات کو ایکٹ کے تحت تصور کی گئی 'غیر قانونی سرگرمیوں' کے طور پر سمجھا جاتا ہے تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ایکٹ کی دفعہ 13 کے تحت کسی جرم کے ذمہ دار ہیں، جو کہ مجموعہ تعزیرات بھارت کے تحت مذکورہ بالا جرائم کے تحت. بہت کم ہے۔ نتیجتاً، ضابطہ فوجداری کی دفعہ 438 کے تحت اپیل گزاروں کو پیشگی ضمانت دینے کا سوال قانون کی دفعہ 10 کے تحت کسی جرم کے لیے قابل ضمانت نہیں ہو سکتا اور نہ ہی پیدا ہوتا ہے؛ اور سابقہ کے تحت ہدایت صرف ناقابل ضمانت جرم کے سلسلے میں جاری کی جا سکتی ہے۔ اس تناظر میں اپیل گزاروں کی اس دلیل کی خوبیوں پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ انہوں نے ان کے خلاف مبینہ طور پر کوئی جرم نہیں کیا ہے۔

12۔ مندرجہ بالا مشاہدات کے ساتھ ہم ان اپیلوں کو نمٹاتے ہیں۔

وی ایس ایس۔

اپیلوں کو نمٹا دیا گیا۔